55

انّ الفضل بید اللہ یؤتیه من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵ ششماہی ۸ سہ ماہی ۳/۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL QADIAN

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۶ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ - اکتوبر - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے -

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی والدہ صاحبہ کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں - ۷ اکتوبر کو بعمر ۶۲ سال بدوملہی میں انتقال ہو گیا - انا للہ وانا الیہ راجعون نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی - اور ۹ اکتوبر کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی - اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئیں - احباب دعائے مغفرت کریں :-

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری کو بنگال احمدیہ پراونشل کے اجلاس میں شمولیت کے لئے اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب کو گوکھووال ضلع لائلپور بسلسلہ تبلیغ بھیجا گیا -

کل ۷ بجے شام سخت آندھی آئی اور پھر قدرے بارش ہوئی -

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقوق العباد کی ادائیگی کا ہمیشہ خیال رکھو

(۱)

"میری یہ حالت ہے - کہ جس طرح ایک چرواہا اپنی بکریوں کو محبت اور ہمدردی سے چراتا ہے - اور اگر کوئی بکری لنگڑی ہو - یا ابھی بچہ ہو - تو رحم سے ایسا انتظام کرتا ہے - کہ وہ ہمپایہ خاص ہو - بلکہ بسا اوقات اپنے کاندھے پر اٹھا لیتا ہے - اگر دو بکریاں لڑیں - تو کوشش کرتا ہے - کہ لڑائی سے باز آجائیں - سو ایسا ہی اپنی جماعت کے لئے میرا خیال ہے - چاہیئے - کہ اچھے بروں پر رحم کریں - اور ان کے حق میں دعا کریں - کہ وہ بھی نیک اور خاکسار ہو جائیں" (الحکم ۱۰ - جون ۱۹۰۳ء)

(۲)

"ہمارا یہ اصول ہے - کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو - اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے - کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی - اور یہ نہیں اٹھتا - کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں - کہ وہ مجھ سے نہیں ہے - اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے - کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے - اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا - تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں - کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے" (سراج منیر صفحہ ۲۶)

(۳)

"نمازوں کی پابندی کرو - اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو - اور کسی کو دکھ نہ دو - راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو - تو اللہ تعالےٰ ہر قسم کا فضل کرے گا - عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو - کہ وہ نماز کی پابندی کریں - اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو - [illegible] عورتوں کی طرف سے [illegible] (الحکم [illegible] ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ قادیان کا یوم التبلیغ

قادیان۔ ۱۰؍اکتوبر آج مقامی جماعت احمدیہ نے نہایت شاندار طریقہ پر یوم التبلیغ جو احمدیت کی تبلیغ کے لئے مقرر تھا۔ منایا۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کے زیر اہتمام تمام محلہ جات کے سیکرٹریان تبلیغ کو مضافات قادیان کے مختلف جہات کے دیہات تقسیم کر دئے گئے تھے۔ تاکہ ان میں آبادی کے لحاظ سے مبلغین بھیجنے کا انتظام کر سکیں۔ سیکرٹریان تبلیغ نے اپنے اپنے محلہ میں احمدیوں کے وفود بنائے۔ اور ہر وفد کا ایک امیر اور ایک نائب امیر مقرر کیا۔ اس انتظام کے ماتحت آج آٹھ بجے صبح سب احباب اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں جمع ہوئے۔ اور بعد دعا اپنے اپنے حلقہ میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔

ہر ایک امیر وفد کو تبلیغی ٹریکٹ دئے گئے۔ ٹریکٹ جو اس موقعہ پر تقسیم کئے گئے ان کی تعداد چار ہزار کے قریب ہے۔ ان پڑھ طبقہ کو پڑھ کر سنائے گئے۔ ۷۰ میل کے حلقہ کے ۷۵ دیہات میں پیدل جا کر تبلیغ کی گئی۔ بعض احباب دور کے قصبات میں بذریعہ سائیکل اور ریل گاڑی گئے۔ کل وفود جنہوں نے پیدل جا کر تبلیغ کی ۷۵ تھے۔ اور مجموعی تعداد تبلیغ کرنے والوں کی تین ہزار کے قریب تھی۔

اس موقعہ پر سب احمدیوں نے اپنا کاروبار بند رکھا۔ دکانوں اور گھروں کی حفاظت کے لئے تیس والنٹیرز نیشنل لیگ کور افسر جیش کے ماتحت پہرہ پر رہے۔ تمام احباب نے پوری سرگرمی سے سارا دن تبلیغ کی۔ بعض دوستوں نے قادیان کے غیر احمدیوں کو تبلیغ کی۔ دیہات سے آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ لوگوں نے نہایت توجہ سے باتیں سنیں۔ اور کسی قسم کا کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔

نو احمدیوں کے ساتھ رشتہ ناطہ کے متعلق ضروری اعلان

بہت سے دوست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت سے بے خبر معلوم ہوتے ہیں۔ کہ ایک نو احمدی کو احمدی لڑکی کا رشتہ دینے سے قبل اس بات کے متعلق تسلی کر لینی چاہئیے کہ یہ نو احمدی پختہ اور مخلص احمدی ہو۔ اور محض رشتہ کی خاطر یا کسی اور دنیاوی غرض سے احمدیت میں داخل نہ ہوا ہو کیونکہ بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ایک نو احمدی محض رشتہ کی خاطر احمدیت قبول کرتا ہے۔ اور پھر احمدیت سے قطع تعلق کر لیتا ہے۔ یا اپنی کسی اندرونی کمزوری کی وجہ سے جلد ارتداد کا طریق اختیار کر لیتا ہے۔ اور بعد میں لڑکی والوں کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کے خطرے سے بچنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی ہدایت ہے۔ جیسے ہمارے دوستوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ کہ جب تک کسی نو احمدی کی احمدیت قبول کرنے کے بعد کم از کم ایک سال کا عرصہ نہ گزر جائے۔ اور وہ مخلص ثابت نہ ہو۔ اسکے ساتھ کسی احمدی لڑکی کا رشتہ نہ کیا جائے۔ اور اگر خاص حالات میں ایسا رشتہ ضروری سمجھا جائے۔ تو اس کے متعلق وجوہات بتا کر مرکز سے اجازت حاصل کی جائے۔ پس جملہ احباب کو اس ہدایت سے آگاہ رہنا چاہئیے۔ اور اس پر پوری طرح عمل کرنا چاہئیے۔ وہ مرکزی دفتر جسے اس قسم کی استثنائی اجازت کے لئے لکھنا چاہئیے۔ نظارت تعلیم و تربیت قادیان ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

حضرت امیر المومنین کے حضور جماعت احمدیہ بوگور (جاوا) کا اظہار اخلاص

۲۲؍ستمبر ساڑھے چار بجے شام انجمن احمدیہ بوگور (جاوا) میں ایک میٹنگ زیر صدارت جناب ہدایت صاحب پریذیڈنٹ منعقد ہوئی۔ جس میں خلافت کی اہمیت اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عالیشان اور آپ کی خلافت سے وابستگی اور آپ کی ہر رنگ میں اطاعت کرنے کے متعلق تقریریں کی گئیں۔

میں نے اپنی تقریر میں موجودہ فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ نیا فتنہ نہیں بلکہ اس سے پہلے بھی کئی فتنے اٹھے۔ جو پہاڑ کی طرح معلوم ہوتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو اٹھا کر ایسا ہموار کر دیا۔ کہ گویا وہ صاف میدان کی طرح ہو گئے۔ جن پر چلنا ہمارے لئے آسان ہو گیا۔ موجودہ فتنہ بھی خدا تعالیٰ نے اس لئے پیدا نہیں کیا۔ کہ جماعت کو تباہ کرے۔ بلکہ بطور امتحان کے ہے۔ لیمیز الخبیث من الطیب تا وہ خبیث روحوں کو الگ کر دے۔ اور معلوم ہو کہ ہم میں سے کون پکے مومن اور کون منافق ہیں۔ کون مطیع اور کون متکبر ہیں۔

تمام احمدی احباب نے خلافت سے مخلصانہ وابستگی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوری عقیدت کا اظہار کیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے تین ماہ سے یہاں ایک مدرسہ کھولا گیا ہے۔ جس میں لڑکے اور لڑکیاں عربی اور اردو پڑھ رہے ہیں۔ اور اس سے تعلیم و تربیت کا کام بہت اچھی طرح ہو رہا ہے۔ اس وقت ان لڑکیوں اور لڑکیوں کی تعداد جو باقاعدہ مدرسہ میں پڑھ رہے ہیں۔ تینتیس ہے۔

یہاں ہر روز فجر کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا درس اور ہر جمعہ کی رات کو حدیث کا درس دیا جاتا ہے اور لجنہ اماء اللہ کے لئے یہ پروگرام ہے کہ بدھ کے دن اور جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عربی زبان بھی سکھائی جاتی ہے۔ ہر مہینہ میں ان کا ایک ماہوار اجلاس ہوتا ہے جس میں انہیں لیکچر دلائے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک وفد تبلیغ کیلئے باہر گاؤں میں گیا۔ جس میں ملک عزیز احمد صاحب مجاہد جاوا۔ مکرم عبدالرحمٰن تمیم صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت اور مکرم زکریا صاحب سکرٹری خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

خاکسار۔ محمد یقین منیر (سماٹری) از بوگور (جاوا)

شادی و شکرانہ فنڈ کی وصولی

مجلس مشاورت مارچ ۱۹۳۷ء میں منجملہ اور تجاویز کے جن سے صدر انجمن احمدیہ کی آمد کو بڑھانا مقصود تھا۔ ایک یہ تجویز تھی۔ کہ چونکہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح شادی ولیمہ کے موقع پر کوئی امتحان پاس کرنے پر بچوں کی ولادت پر یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے پر یا ترقی تنخواہ کے موقعہ پر ہر شخص خوشی سے کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کو تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب جماعت سے شادی اور شکرانہ فنڈ میں روپیہ وصول کیا جایا کرے تمام عہدہ داران امیر جماعت احمدیہ سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام میں اس قسم کی خوشی کے مواقع پر شادی و شکرانہ فنڈ حسب حیثیت وصول کر کے جمع شدہ رقم کو مرکز میں روانہ فرمادیا کریں۔ اگر اس کام کے لئے چندوں کے محصل کے علاوہ اور کوئی موزوں دوست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم
قادیان دارالامان مورخہ ۶ شعبان ۱۳۵۶ھ

ہندو دھرم میں رواداری کا عجیب ثبوت

حال ہی میں جگت گورو شری شنکر آچاریہ ڈاکٹر کرت کوٹی" نے جو ہندو مہاسبھا کے صدر کی حیثیت سے یہ اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ مسلمان یا تو ہندو بن کر ہندوستان میں رہ سکتے ہیں۔ یا ہندوستان کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے بمبئی میں ایک یوروپین خاتون کی شدھی کی رسم ادا کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا:-

"میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر ہندو دھرم کی اصلی سپرٹ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ تو ہر ایک وسیع النظر آدمی پر یہ بات ظاہر ہوجائے گی۔ کہ ان تمام مذاہب میں سے جو اس وقت دُنیا میں پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ہندو دھرم میں سب سے زیادہ رواداری پائی جاتی ہے"

اس دعوے کے ثبوت میں آچاریہ صاحب نے ایک طرف تو یہ فرمایا ہے کہ "جو لوگ ہندو دھرم کا جانبداری سے اور سرسری طور پر مطالعہ کرتے ہیں۔ اکثر اوقات اس غلط فہمی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ کہ ہندو دھرم کی بنیاد تنگ نظری پر قائم ہے۔ اس میں کسی دوسری قوم کے فرد کو داخل نہیں کیا جاسکتا ایسے لوگ دوسرے مذاہب والوں کو ہندو دھرم سے باہر رکھنے کے لئے اس کے ہمہ گیر اصول کے متعلق غلط پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ ہندو دھرم کے متعلق یہ زاویہ نگاہ بے بنیاد۔ اور سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے"

لیکن دوسری طرف اس کے بالکل خلاف یہ کہا۔ کہ:-

"اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ہندوؤں نے کھلم کھلا شدھی کی تحریک کبھی جاری نہیں کی۔ یہ بات بذاتِ خود ہندو دھرم کی رواداری کا سب سے بڑا ثبوت ہے"

گویا آچاریہ صاحب کے نزدیک جہاں ہندو دھرم میں سب مذاہب سے زیادہ رواداری پائے جانے کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اس میں دوسرے مذاہب کے لوگوں کو بخوشی داخل کیا جاتا ہے وہاں یہ بھی ہندو دھرم کی رواداری کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ کہ ہندوؤں نے کھلم کھلا شدھی کی تحریک کبھی جاری نہیں کی۔ کیوں جاری نہیں کی؟ اس لئے کہ "دُنیا کے تمام مذاہب خدا تک پہونچنے کے مختلف راستے ہیں اس لئے آئینی طور پر ہر ایک ہندو کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ تمام مذاہب یکساں ہیں"!

لیکن اگر یہ عقیدہ صحیح ہے۔ تو پھر شُدھی ایک بے معنی اور بے فائدہ چیز بن جاتی ہے۔ جب تمام مذاہب یکساں ہیں۔ اور ایک ہی منزلِ مقصود یعنی خدا تعالےٰ تک پہونچنے کے مختلف راستے تو پھر کسی کو ضرورت ہی کیا ہے کہ ایک مذہب کو چھوڑ کر دوسرا اختیار کرے۔ اور شدھی کے ذریعہ ہندو دھرم قبول کرکے ایک نئی دُنیا میں داخل ہوجائے۔ مگر حیرت ہے۔ ایک طرف تو ہندو دھرم کی رواداری کا یہ ثبوت دیا جاتا ہے۔ کہ اس کے پیرو تمام مذاہب کو یکساں سمجھتے ہیں۔ اور دوسری طرف شدھی پر زور دیا جاتا۔ اور یہاں تک تلخ نوائی سے کام لیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو شدھ ہوجانے۔ یا ہندوستان کو چھوڑ کر چلے جانے کا نوٹس دیا جاتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں۔ کہ تمام وہ مذاہب جو دُنیا میں پھیلے اور پھولے۔ اپنے اپنے زمانہ میں قابلِ عمل تھے۔ اور خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کو اپنی طرف راہ نمائی کرنے کے لئے نازل کئے تھے۔ لیکن زمانہ کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ وہ بدلتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ زمانہ آگیا۔ جب تمام دُنیا ایک ملک کی مانند ہوگئی۔ اس وقت خدا تعالےٰ نے ہمیشہ قائم رہنے والا کامل مذہب اسلام نازل کیا۔ اب خدا تعالےٰ تک پہونچنے کا ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ اسلام ہے۔ اور اسلام کی رواداری یہ ہے کہ اس کے دروازے تمام اقوام کے لئے کھلے ہیں۔

اس کی بجائے اگر یہ مانا جائے۔ کہ تمام مذاہب جو اس وقت دُنیا میں موجود ہیں۔ خدا تک پہونچنے کے صحیح رستے ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اتنے رستے بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ایک کے بعد دوسرا۔ دوسرے کے بعد تیسرا۔ چوتھا رستہ کیوں بنایا گیا۔

دراصل یہ سب کہنے کی اور ہندو دھرم کی عدم رواداری پر پردہ ڈالنے کی باتیں ہیں۔ ہندو دھرم نہ صرف کسی اور مذہب اور قوم کے انسان کو اپنے اندر داخل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اس نے اپنے پیروؤں کو بھی مختلف ایسے حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے جو ایک دوسرے کے سایہ تک سے دُور بھاگتے ہیں۔ اور جس مذہب کا اپنے پیروؤں سے یہ سلوک ہو۔ اس سے شدھ ہونے والوں کو کیا امید ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود بڑے بڑے دعوؤں کے۔ باوجود بے حد سرو سامان رکھنے کے اور باوجود انتہائی کوشش اور سعی کے شدھی کا ڈھول پیٹنے والے آج تک کسی قابلِ ذکر غیر ہندو کو شدھ کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اور جن کو شدھ کرتے رہے ہیں۔ ان کے متعلق ان کا تجربہ نہایت تلخ ہے۔

پرائمری تعلیم۔ اور آنریبل وزیر تعلیم پنجاب

آنریبل وزیر تعلیم پنجاب نے حال میں ایک تقریر کرتے ہوئے نظام تعلیم کے متعلق حکومت کی پالیسی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:۔ "حکومت تعلیمی سسٹم میں اصلاحات نافذ کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کی خواہش ہے۔ کہ ہر ایک گاؤں میں پرائمری سکول جاری کرے حکومت چاہتی ہے۔ کہ جدید کالج اور ہائی سکول نہ کھولے جائیں۔ اور اس طرح جو بچت ہو۔ اُسے پرائمری سکولوں پر صرف کرے۔

یہ امر موجبِ مسرت ہے۔ کہ حکومت جدید کالج اور ہائی سکول جاری کرکے تعلیم یافتہ بیکاروں کی تعداد میں اضافہ کرنے کی خواہاں نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی قابلِ توجہ امر یہ ہے کہ اگر وہ دیہات میں اسی طرز کے پرائمری سکول جاری کرنا چاہتی ہے۔ جو اس وقت بعض دیہات میں موجود ہیں۔ تو اس سے کونسے مفید نتائج پیدا ہونگے۔ اس وقت دیہات میں جو پرائمری سکول قائم ہیں ان کے چار سالہ کورس کو ختم کرنے کے بعد بچوں میں کونسا تعلیمی شعور پیدا ہوجاتا ہے۔ یا ان میں معمولی لکھنے پڑھنے کی کونسی قابلیت پیدا ہوجاتی ہے۔ کہ اس قسم کے سکولوں کی تعداد بڑھانے کا جواز پیدا ہوسکے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ موجودہ حالات میں پرائمری تعلیم ثانوی تعلیم کے لئے گو ایک زینہ کا کام دیتی ہے لیکن فی نفسہٖ وہ کچھ بھی فائدہ نہیں رکھتی۔ جو بچے پرائمری تک تعلیم حاصل کرکے سکول چھوڑ دیتے ہیں۔ ان میں معمولی لکھنے پڑھنے کی بھی اہلیت نہیں ہوتی۔ چونکہ دیہاتی لوگ عموماً بچوں کو ثانوی تعلیم دلانے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس لئے موجودہ پرائمری سکولوں کا ہونا نہ ہونا ان کے لئے برابر ہے۔ پس اگر آنریبل وزیر تعلیم ہر گاؤں میں پرائمری سکول جاری کرنے کے خواہاں ہیں۔ تو انہیں پرائمری نظامِ تعلیم کو بھی بدلنا ہوگا۔ اور موجودہ چار سالہ عرصۂ تعلیم میں توسیع کرکے اسے بچوں کے لئے زیادہ مفید بنایا جا سکے تو ضروری ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ایک مضمون کا جواب

خاکساریم و سخن از رہِ غربت گوئیم — یعلم اللہ کہ بکس نیست غبارے مارا

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم)

ڈاکٹر صاحب کی ناراضگی

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب (جن کو امیر المنکرین مولوی محمد علی صاحب کا خسر ہونے کی عزت حاصل ہے) مجھ خاکسار سے بہت بری طرح ناراض اور نالاں معلوم ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ انہیں معلوم ہے کہ میں ایک عرصہ سے اخباری جنگ میں بوجہ پیرانہ سالی حصہ نہیں لے رہا ہوں۔ انہوں نے اپنے ترکش سبابی سے مجھ پر بھی حملہ کرنے میں خوشی محسوس کی ہے۔ میں ان کو معذور سمجھتا ہوں۔ اس لئے کہ ان کے خیال میں ان کے داماد کی خلافت و امامت کے خرمن پر میں نے ہی بجلی گرائی اور ساری امیدوں کا خاتمہ کر دیا۔ جس کا بار بار صراحتہً و کنایتہً وہ ذکر کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت نمائی سے جو اس مسندِ خلافت کا اہل اور موعود تھا۔ اسکو کھڑا کر دیا۔ جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ اور تجویز کا دخل تھا وہ جھوٹا اور ملعون ہے۔

خدا کی قائم کردہ خلافت

مَیں اس امر کا نہایت دیانت اور خدا تعالےٰ کو گواہ رکھکر اظہار کرتا ہوں کہ خلافت ثانیہ کے قیام کے لئے نہ کوئی تجویز یا منصوبہ میں نے کیا اور نہ وہ ایسی کسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ اور اگر کسی انسانی منصوبہ کا نتیجہ یہ خلافت ہوتی اور خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت اس کے ساتھ نہ ہوتی تو میں پہلا آدمی ہوتا جو ایسی خلافت کا انکار کرتا لیکن خدا تعالےٰ نے مجھے تو ۱۸۹۸ء میں ایک رویا صالحہ کے ذریعہ اس خلافت کا یقین دلا دیا تھا جس کو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عرض کر دیا تھا۔ اور حضور نے ایک جوش کے ساتھ میرے خواب کو سنکر دعا فرمائی تھی۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے قریب مجھے ایک رویا اور الہام کے ذریعہ پھر اس صداقت سے آگاہ فرما دیا تھا۔ پس میں تو کسی انسانی منصوبہ کے نتیجہ کی خلافت کا کبھی قائل نہ تھا۔ اس لئے میری طرف ایسی بات کو منسوب کرنا مجھ پر افترا ہے۔

اہلِ بیت حضرت مسیح موعود سے محبت

ہاں میں اس امر کے اظہار میں ہرگز مضائقہ نہیں سمجھتا بلکہ اس کا اظہار اور اعلان ضروری سمجھتا ہوں کہ میرا ہمیشہ سے یہ عقیدہ رہا ہے۔ اور ہے اور اسی کی میں نے اپنی اولاد کو وصیت کی ہے کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے محبت ان کا احترام تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت سے محبت کے بغیر بھی انسان کا ایمان کامل نہیں ہوتا یہ انسان پرستی نہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جب تک میں اسکے نزدیک اس کے باپ یا اولاد سے بڑھکر عزیز نہ ہو جاؤں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس شرائط بیعت میں اپنے ساتھ عہد محبت کو لازمی ٹھہرایا اور اس کے متعلق فرمایا کہ اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔ آپ کے اہل بیت کیساتھ محبت و وفاداری گوشت پوست کے نقطہ خیال سے نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ سب کے سب شعائر اللہ ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد سعادت میں آپ کے سامنے آپکے در و دیوار کو شعائر اللہ کہا جاتا تھا۔ اور آپ نے کبھی منع نہ فرمایا اس لئے نہیں کہ کہنے والے ان چیزوں کی مادی حیثیت سے ان کو شعائر اللہ کہتے تھے بلکہ اس لئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی وحی اور پیشگوئیوں کے ماتحت طیار ہوئے تھے پھر جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یتزوج و یولد لہ کی بشارت دی ہے اور پھر خدا تعالےٰ قدیر و علیم نے مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بشارت مجدد آدی اور اسکے موافق ظہور میں آیا اور ہر بیٹے کے پیدا ہونے سے پیشتر بشارات دیں اور وہ پوری ہوئیں اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پنج تن کا ذکر فرمایا ان امور کے ہوتے ہوئے جو شخص ان سے بغض رکھتا ہے یا ان سے محبت نہیں رکھتا وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کا دعویٰ کرنے میں حق پر نہیں ہو سکتا۔ اور یہ حقیقت مرنے کے بعد کھل جائے گی۔

اس حد تک تو میں نے ان الزامات کا جواب دیا ہے جو مسئلہ خلافت یا شیعہ ازم کے بانی ہونے کا مجھ پر لگایا جاتا ہے اور اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص اس الزام کو میری طرف منسوب کریگا۔ تو میں اس کو حوالہ بخدا کرتا ہوں وہ اس افترا کا اسے آپ جواب دیگا۔ یا اخذ کرے گا۔

خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کا ذکر

پھر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے جناب خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی عظیم الشان شخصیت کو گھٹانے کیلئے بعض روایات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی ہیں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف جھوٹی روایت منسوب کرنیوالے کو دوزخ کا کندہ سمجھتا ہوں۔ اور جو شخص اپنے بھائی پر بلا وجہ جھوٹ کی تہمت باندھتا ہے اسے خدا سے ڈرنا چاہئیے۔ مجھے ہزار بار اعتراف ہے کہ میں ایک گنہ گار اور کمزور انسان ہوں مجھی اپنے زہد و تعبد پر ناز نہیں لیکن میرے مولا نے اپنے فضل و کرم سے نہ میرے کسی عمل کیوجہ سے مجھ وہ ایمان دیا ہے جو ڈاکٹر بشارت احمد اور ان کے داماد کو نصیب نہیں خدا تعالےٰ نے مجھے خود ایک نشان بنا دیا ہے مقدمات کے متعلق جو وحی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوئی تھی۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون اسکی تشریح چھپی ہوئی موجود ہے ان مقدمات میں کامیابی کو اللہ تعالےٰ نے ایک معیار قرار دیا تھا اللہ تعالےٰ نے محض اپنے کرم اور رحم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل سے مجھے نوازا اور میرے مقابلہ میں کرم الدین اور مولوی فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم کو سزا ہوئی میں اس امر کو تحدیث نعمت پر ذکر کر رہا ہوں اللہ تعالےٰ میرے قلب کو دیکھتا ہے کہ وہ اس وقت بھی اس کی غریب نوازی پر شرمندہ ہو رہا ہے پس اس فیصلہ کے بعد مجھ پر غلط یا خود ساختہ روایت کا الزام صحیح نہیں۔ ہاں وہ یہ کہہ سکتے تھے۔ کہ طرق بیان اچھا نہیں۔

خواجہ صاحب میرے واجب الاحترام بھائی تھے سلسلہ میں ہو کر ہم ایک ہی باپ کے بیٹے تھے وہ آج دنیا میں نہیں ہیں ان سے ان کی زندگی میں بھی بعض امور میں برملا اختلاف کرتا تھا اور میں نے کبھی دیکر اس اختلاف کو ترک نہیں کیا جب انہوں نے سلسلہ سے قطع تعلق کیا تو بھی بلحاظ یکدفیق قدیم کے مجھکو ان سے محبت رہی۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سلسلہ میں بعد کی پیداوار ہیں میں سلسلہ میں اس کے ساتھ پیدا ہوا بڑھا اور جوان ہوا اور اب بڈھا ہوں۔

سلسلہ سے منقطع سے مراد

جب میں کہتا ہوں خواجہ صاحب نے سلسلہ سے قطع تعلق کیا تو کبھی میری مراد یہ نہیں ہوئی کہ انہوں نے نعوذ باللہ احمدیت سے ارتداد کیا۔ یہ مجھ پر ظلم ہوگا اگر اس کا یہ مفہوم لیا جائے۔ میں ہر اس شخص کو جو سلسلہ بیعت خلافت میں داخل نہیں سلسلہ سے منقطع سمجھتا ہوں۔ خواجہ صاحب مرحوم کی خدمات کا میرے دل میں احترام ہے۔ خواجہ صاحب تو اخیر وقت تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ تھے۔ میں تو مولوی محمد حسین بٹالوی اور میر عباس علی لدھیانوی اور حافظ محمد یوسف منشی الٰہی بخش اور منشی عبد الحق لاہوری کی ان خدمات مخلصانہ کا قائل ہوں۔ جو انہوں نے اوائل میں کیں۔ خدا تعالےٰ کے حضور تو میزان ہے انکے مرنے کے بعد ان کا معاملہ خدا تعالےٰ سے ہے اور انکی وہ خدمات آخر کچھ وزن رکھتی ہیں اور میرے ساتھ جن غیر مبایعین نے کبھی اس سلسلہ میں کلام کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ میں نے ہمیشہ اپنے جذبات احترام کا اظہار کیا ہے۔

57
Digitized by Khilafat Library Rabwah

گو اس کے ساتھ ہی سلسلہ سے قطع تعلق کرنے پر اظہارِ افسوس بھی کیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب کو میں نے کہا۔ کہ میں آپ کا جُرم ناقابلِ معافی سمجھتا ہوں کہ آپ نے جماعت میں تفرقہ پیدا کر دیا۔ عقائد کا اختلاف ایک الگ چیز ہے باوجود اختلاف کے بھی اتحاد رہ سکتا تھا۔ غرض میں اس بحث میں نہیں جاتا میرا مقصد یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ میں نے خواجہ صاحب مرحوم۔ یا مولوی محمد علی صاحب کی ان خدمات کا جن کا انہیں موقع ملا۔ کبھی انکار نہیں کیا لیکن انہوں نے خلافت سے علیحدگی اختیار کر کے ایک تفرقہ پیدا کر دیا۔

خواجہ صاحب مرحوم اور ان کی اولاد سے مجھے اب بھی محبت ہے اور میں نے کبھی کوشش نہیں کی۔ کہ ان کی تنقیص کروں۔ خان بہادر ڈاکٹر محمد شریف صاحب (جن کے ساتھ باوجود اختلاف کے بھی مجھے اب تک محبت ہے) اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ جب انہوں نے سالانہ جلسہ پر مجھے خواجہ صاحب کی وفات کا تار دیا۔ تو مجھے سخت صدمہ ہوا۔ اور میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ان کے لئے دُعا کے لئے عرض کیا۔ گو حضور کے دل میں پہلے ہی اس کے لئے درد اور جوش تھا۔

بیان کردہ روایت دُرست ہے

میں نے جو روایت لکھی ہے۔ وُہ صحیح ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ میری یہ کتاب خواجہ صاحب مرحوم کی زندگی میں شائع ہوئی ان کو بھیجی گئی۔ انہوں نے کبھی اس کا انکار نہ کیا۔ مولوی محمد علی صاحب کو بھیجی گئی۔ وُہ اب تک زندہ ہیں۔ انہوں نے کبھی اس پر کچھ نہیں لکھا۔ اس وقت ڈاکٹر صاحب کا محض میری عداوت سے یا ایک غلط خیال قائم کر کے اسے جھوٹی روایت کہنا خود ایک بہت بڑا جھُوٹ ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کے احسان پیش کیجئے

ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے مجھ پر بہت بڑے احسانات کئے ہیں۔ اور اس لحاظ سے میں بہت بڑا محسن کش ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بہت بڑا بول بولا ہے۔ خواجہ صاحب تو اس دُنیا میں موجُود نہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب ابھی زندہ موجُود ہیں۔ وُہ ان سے پوچھ کر ان احسانات کو لکھ دیں۔ جو انہوں نے مجھ پر کئے ہوں۔ پھر میں ڈاکٹر صاحب کو جواب دُوں گا۔ کہ محسن کون اور محسن کش کون ہے؟ مولوی محمد علی صاحب نے ساری عمر میں اخبار "الحکم" کی قیمت بھی کبھی نہیں دی مفت لیتے رہے۔ کتابیں جو میں لکھتا یا شائع کرتا تھا۔ ان کی قیمت میں نے کبھی نہیں لی۔ اس عہدِ اختلاف میں بھی نہیں لیتا۔ گو انہوں نے مجھے ڈلہوزی کے مقام پر کہا تھا۔ کہ سیرت اور مکتوبات وی۔ پی کر دیا۔ مگر میں نے وہیں کہا تھا۔ کہ پہلے کبھی قیمت نہیں لی اب اپنی روش کیوں بدلوں۔

برخلاف اس کے میں ان کی تصنیفات جو بھی میں چاہتا ہوں۔ قیمتاً لیتا ہوں۔ جس کی فروخت سے خواہ انہیں آنوں کا حصہ آتا ہو۔ یا روپوں کا۔ بہرحال میں ڈاکٹر صاحب کا بیان نہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کا اپنا بیان سننا چاہتا ہوں۔ اور اس روایت کے متعلق بھی وہ مولوی محمد علی صاحب سے تصدیق کرا دیں۔ کہ غلط ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی تنقید یا درایت کا جواب ابھی میں نہیں دیتا۔ اگر انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کا بیان شائع کرا دیا۔ تو میں اس کا انشاء اللہ ایسا جواب دُوں گا۔ جس کا انکار نہ ہو سکے گا۔ پھر خطاب مولوی محمد علی صاحب سے ہوگا۔

ایک خط کا ذکر

ڈاکٹر صاحب نے ایک خط کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور اس پر میرے ریمارک "خط کیوں لکھا گیا۔ یہ ایک راز ہے"! پر لمبی چوڑی بحث کی ہے۔ مگر یہ نتیجہ ہے۔ اس عداوت اور بغض کا جو ان کو شیخ چلی کے منصوبے کے خاک میں مل جانے کی وجہ سے ہے۔ میں اس راز کو جانتا ہُوں۔ اور اب بھی میں اسے بیان نہیں کروں گا لیکن یہ کہتا ہوں۔ کہ یہ غلط ہے۔ کہ اس راز کی تہہ میں یہ بات تھی۔ کہ خواجہ صاحب نے وُہ خط لکھدیا تھا۔ خط آیا۔ اور پیش ہُوا۔ اور اس کا جو نتیجہ ہُوا۔ وُہ بھی ظاہر اور ان لوگوں کو معلوم ہے۔ جو ان ایام میں گردو پیش رہتے تھے۔ بلکہ میرا خیال ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب بھی ناواقف نہ ہوں گے۔ اور وُہ اس سرکلر لیٹر سے بھی واقف ہیں۔ جو اس موقعہ پر خاص احباب کو بھیجی گئی تھی۔

میرا مقصد خواجہ صاحب کی تنقیص نہ تھا۔ میں اس کو مان سکتا ہوں کہ طرزِ بیان صاف نہ ہو لیکن میرے دل میں یہ بات نہیں تھی۔ اور نہ اب بھی ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دادو دہش اور اپنوں اور غیروں سے آپ کے سلوک کا اظہار تھا۔ ڈاکٹر صاحب مجھے تو خواجہ صاحب کی نیت پر حملہ کرنے والا ٹھہراتے ہیں۔ اور آپ انہوں نے میرے دل کو چیر کر دیکھ لیا ہے۔ چونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ذاتی طور پر مجھ سے بغض اور عداوت ہے۔ اس لئے کہ ان کے خیال میں ان کے داماد کی خلافت و امارت کا اڈا میں نے برباد کر دیا۔ اس لئے جو ان کی طبیعت میں آئے۔ وُہ کہتے رہیں مجھے ان کی ہر بات کا جواب دینا ضروری نہیں۔ اور نہ ان کی گالیوں کی صدائے بازگشت سے انہیں خوش کرنا ہے۔ وُہ جانتے ہیں۔ اور ان کے آشنا جانتے ہیں۔ کہ عرفانی بھی موُنہہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم رکھتا ہے۔ اور اس نے مقصد شریف کے اظہار کے لئے کبھی کسی تخویف اور لالچ کی پروا نہیں کی۔

ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کا حملہ

ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب کو بھی مجھ سے اختلاف ہے۔ اور وُہ بھی مجھے غلو کا بانی کہتے ہیں۔ مگر میں ان کے رنگ کو جانتا ہوں اس کو میں عداوت کا نتیجہ نہیں سمجھتا انہیں معذور مگر نیک نیت سمجھتا ہوں۔ اب بھی انہوں نے شدت سے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ مگر اللہ علیم ہے۔ کہ مجھے قطعاً افسوس نہیں وُہ اپنے جوش میں کہتے ہیں۔ قطع نظر اسکے وُہ صحیح ہو یا غلط۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ ان بزرگوں نے ایک مرتبہ چھ ہزار روپیہ نقد جو اس وقت "الحکم" پر قرضہ تھا۔ ادا کرنے اور آئندہ ایک مستقل ماہوار مدد دینے کی تجویز کی لیکن جب مرحوم خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ اخبار کی پالیسی کے ہم ڈائرکٹر ہوں گے۔ تو میں نے باوجودیکہ میں سخت مالی مشکلات اور ابتلا میں تھا۔ خواجہ صاحب کو جواب دیا تھا۔ کہ اخبار نویس رائے بیچ کر روٹی نہیں کھا سکتا۔ البتہ وکیل رائے بیچتا ہے۔

فیض عام شربت فولاد — جو امراض مستورات کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ کمی و بیشی حیض سیلان اسقاط۔ اٹھرا۔ ہسٹیریا۔ محرومی اولاد۔ کمی دودھ۔ زردی رنگت موٹاپا داغ چہرہ اور صفائی خون وغیرہ کیلئے مشہور اور از بس مفید ہے قیمت پچاس خوراک بوتل ۱؎ علاوہ محصول

فیض عام منجن آبدار — جو بلحاظ نہایت مفید نفیس۔ لذیذ اور ارزاں تر ہونے کے تمام مشہور قیمتی منجنوں منتیوں اور پیسٹوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ ہر طبقہ مزاج اور موسم کے موافق ہے جس نے بھی استعمال کیا۔ اسکی خوبیوں کا معترف اور گرویدہ ہو گیا قیمت فی تولہ ۱ر ۲ تولہ کی خوشنما ڈبیہ ۳ر علاوہ محصول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض اللہ تعالےٰ نے مجھے اس قسم کے ابتلاؤں سے ہمیشہ بچایا ہے اور مالی مفاد میرے پیش نظر نہیں رہے اس عہد کے دوستوں کو معلوم ہے اور اشاعت السنہ میں شائع شدہ واقع ہے۔ کہ میں تو محکمہ نہر میں نائب ضلعدار مقرر ہوا تھا۔ اب تک خان بہادر ہوکر ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ سے ریٹائر ہو چکا ہوتا۔ مگر اس ملازمت کو محض رشوت سے نفرت کی وجہ سے ترک کر دیا تھا پھر مجھے اس قسم کی ضمیر فروشیوں کا طعنہ دینا شرافت کے منافی ہے۔

رقوم خورد برد کرنے کا الزام

پھر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ میں نے خواجہ صاحب پر رقوم خورد برد کرنے کا الزام لگایا ہے۔ یہ بھی مجھ پر افترا ہے۔ میں نے خواجہ صاحب پر اس قسم کا الزام نہیں لگایا کوئی اور لگائے تو اس کا میں ذمہ دار نہیں ہوں۔ جن رقوم کا میں نے ذکر کیا ہے۔ وہ مقدمہ ہی کے لئے قوم سے لی گئی تھیں۔ اس لئے جب وہ آتی تھیں۔ خواجہ صاحب ہی کو دیدی جاتی تھیں۔ ان رقوم کے لینے سے نہ خواجہ صاحب کی خدمات کی تنقیص ہوتی ہے۔ اور نہ انپر خورد برد کرنے کا الزام عائد ہوتا ہے۔ اور ان کے ذاتی اخراجات بھی اسی میں سے ہوتے تھے۔ یہ واقعہ ہے۔ جس کا انکار صرف ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کر سکتے ہیں۔

آخر میں خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو جبہ لیا اس کا ذکر کرکے لکھتے ہیں کہ اگر یہ کسی محمودی کو دیا جاتا۔ تو عرفانی صاحب کا سینہ ٹھنڈا ہوتا۔ خواجہ صاحب کو دینے سے مجھے گویا بُرا لگا یہ بھی میری نیت پر حملہ ہے مجھے تو خواجہ صاحب کو ملنے پر بھی بے انتہا خوشی تھی۔ میرے آقا کی عطا تھی اور میں اور خواجہ صاحب خواجہ تاش تھے۔ ڈاکٹر صاحب اس روایت کو غلط تو نہ کہہ سکتے تھے۔ اس لئے یہ کہا کہ مجھو علم نہیں۔ جب علم نہیں تو لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ پر عمل کر کے خاموش رہتے۔

دیگر لغویات

ڈاکٹر صاحب نے بعض اور لغویات کا بھی ذکر کیا ہے۔ مگر میں عن اللغو معرضون پر عمل کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ وہ جانتے ہیں۔ میں نے اپنے خیالات کے اظہار میں اس وقت بھی تامل نہیں کیا۔ جبکہ بابو صفدر جنگ صاحب ان کے خسر امرت سر کے کوتوال تھے۔ اور میں امرت سر میں رہتا تھا۔ ان کی حکومت تھی۔ اور میں اس حکومت کے اسرار کو پردہ برانداز بیان کرنے سے نہ ڈرتا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ میں تو حکومت نہیں البتہ ان کی زبان اور قلم ہے۔ اور میں بھی خدا کے فضل سے منہ میں زبان اور ہاتھ میں قلم رکھتا ہوں۔ وہ اور ان کے داماد جناب مولوی محمد علی صاحب تجربہ کار ہیں۔ اپنی ناکامیوں کا رونا اور گالیوں پر اتر آنا یہ کہاں کی دینداری ہے۔

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجے دہن بگڑا

تبرّا بازی اور خلافت دشمنی

آخر میں میں ڈاکٹر صاحب کو نہایت اخلاص اور ہمدردی سے یہ کہتا ہوں کہ وہ اس طریق کو چھوڑ دیں۔ مجھے تو شیعیت کا بانی کہا جاتا ہے۔ مگر یہ تبرّا بازی اور خلافت دشمنی کس چیز کا نشان ہے۔ دیکھو یہ خلافت خدا تعالےٰ کی قائم کردہ ہے۔ کسی انسانی منصوبہ کا یہ نتیجہ نہیں ورنہ انسانی منصوبے اس کو تباہ کر سکتے تھے۔ اس خلیفہ برحق نے خدا سے بشارت پاکر کہا تھا۔ کون ہے۔ جو خدا کے کام کو روک سکے۔

پچیس سال گذرنے کو آئے۔ تم نے اور دوسروں نے مخالفت کرکے دیکھ لیا۔ ہر میدان میں ناکامی و نامرادی نے تمہارا ساتھ دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں ذلت و رسوائی تمہارے شریک حال ہوئی۔ یہ ناقۃ اللہ ہے۔ اس کی بدی نہ چاہو۔ اس کے لئے بدزبانی نہ کرو۔ کہ اس کا انجام اچھا نہیں تم ان منصوبوں سے باز آجاؤ۔ اگر قبول حق کی توفیق تم سے چھینی جاچکی ہے۔ تو استغفار کرو۔ ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دو۔ اور خدا تعالےٰ کے کھلے کھلے فیصلہ کا انتظار کرو۔ اگرچہ کشف غطا تو ہو چکا مگر اور دیکھو۔

مولوی محمّد علی صاحب سے خطاب

میں اپنے قدیم دوست اور بھائی مولوی محمد علی صاحب سے بھی کہونگا کہ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو۔ اپنے ایسے ساتھیوں کی زبان اور قلم کو روکو جو اس وجود پر حملہ کرتے ہیں۔ جس کے لئے خدا تعالےٰ غیرت رکھتا ہے۔ تقوےٰ کا طریق یہ تھا۔ کہ مفتریوں کے اتہامات پر تمہاری زبانیں نہ کھلتیں۔ بار بار ناپاک الزام کو دوہرانا یہ خدا کے غضب کو بھڑکائے گا۔ اور اس کا انجام دنیا دیکھ لے گی یاد رکھو۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

خوب سمجھ لو ہم خدا کے فضل سے حواس باختہ نہیں۔ ہم نے سوچ سمجھ کر دیکھ بھال کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے۔ وہ ہمارے سامنے پیدا ہوا۔ بڑھا اور جوان ہوا۔ اور اب بوڑھا ہو رہا ہے۔ ہم اس کی عادات سے اس کے حالات سے واقف تھے۔ اور واقف ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی دی ہوئی بشارتوں کا موعود ہے وہ رجس سے پاک ہے۔ اگر اس قسم کی مخالفت نہ ہوتی ہوتی تو اللہ تعالےٰ پہلے سے تطہیر کیوں کرتا۔

جماعت احمدیہ سے گزارش

آخر میں میں اپنے احباب اور جماعت سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ان لوگوں کی لغویات کی پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ جو شخص ناکام و نامراد ہوتا ہے اس کے ہاتھ میں بجز اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ وہ بدزبانی کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سچ فرمایا ہے ؎

نہ چشم ماندہ است و نہ گوش و نہ نور دل
جز یک زبانِ شاں کہ نیرزد بیک دِرم

میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو ہرگز خطاب نہ کرتا مجھے صرف واقعات کی حد تک ان الزامات کو دور کرنا تھا۔ جو انہوں نے روایات کے سلسلہ میں مجھ پر لگانے چاہے۔ میں جانتا ہوں کہ ان کو اس بیان سے کوئی تسلی نہیں ہو سکتی۔ اور وہ اپنی غلطی اور غلط بیانی کا اعتراف کرنے میں دلیر نہیں ہیں۔ اس لئے کہ حق مقصود نہیں۔ یہ جنگ شیطان کی آخری جنگ ہے۔ اور اگر تم نے امام کو ڈھال بنا کر اس جنگ میں شیطان کا مقابلہ کیا تو یقیناً کامیابی تمہارے لئے ہے۔ اس لئے کہ حزب الشیطان کے لئے ناکامی مقدر ہے۔ اور حزب الرحمٰن ہی فتح و نصرت کی مستحق ہے خدا تعالےٰ نے ہمیں ایک جری امام دیا ہے۔ جس کو خارق عادت فہم اور علم دیا گیا ہے۔ اور ملائکۃ المقربین اس کی تائید اور نصرت کے لئے آسمان سے اتر رہے ہیں۔ وقت آتا ہے کہ خطا کار اس کے حضور معذرت خواہ ہوں گے۔ اور وہ اپنے فطرتی رحم اور احسان سے انہیں لاتثریب علیکم الیوم کہے گا۔ اسیر رہائی پائیں گے اور مردے جو نفسانی قبروں میں دبے ہوئے ہیں۔ اٹھ کھڑے ہوں گے۔ تب قومیں نیازمندی کے ساتھ اس کی طرف رجوع کریں گی۔ اور وہ صلح اور سلامتی کے شہزادے کے علم کو بلند کرے گا۔ اے اللہ ہم کو اس کے خدام میں رکھیو۔ اور اس کے لوائے کے لئے ہر قربانی کی توفیق دیجیو۔ آمین ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہنگری کے مشہور اخبار میں سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی بوڈاپسٹ میں آمد کا ذکر

اخبار پشتی ناپلو ہنگری کے چوٹی کے اخبارات میں سے ہونے کے علاوہ چونکہ حکومت کا پرچہ ہے۔ اس لئے گورنمنٹ کے تمام اداروں میں پڑھا جاتا ہے۔ اس اخبار کی ۱۸ اگست کی اشاعت میں آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی بوڈاپسٹ میں تشریف آوری کے متعلق ایک لمبا آرٹیکل شائع ہوا۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱)

لنڈن میں شاہ انگلستان کی رسم تاجپوشی کے موقعہ پر ہنیز امپیریل کانفرنس میں ہندوستان کے قریباً چالیس کروڑ افراد کی نمائندگی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے فرمائی۔ آپ ہندوستان کی مرکزی حکومت میں محکمہ تجارت اور ریلوے کے منسٹر ہیں۔ اور دہلی میں رہتے ہیں۔ کانفرنس کے بعد اس بہت بڑی شخصیت نے یورپ کے مختلف شہروں کا سفر کیا اور اب آپ عنقریب بوڈاپسٹ میں تشریف لانے والے ہیں۔

ہم نے ڈاکٹر مسیلر رسکی سے جو بوڈاپسٹ میونسپلٹی کے ایک معزز افسر ہیں۔ اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمارے استفسار کا مندرجہ ذیل جواب دیا۔

سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی بوڈاپسٹ میں آمد کی خبر واقعی درست ہے۔ انہوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ آپ وی آنا سے ۲۲ اگست کی شام کو تشریف لائیں گے۔ اور چار روز تک قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک سال کا عرصہ ہوا۔ آپ نے بوڈاپسٹ آنے کا خیال ظاہر کیا تھا۔ لیکن مصروفیات اس سے قبل ان کی تشریف آوری میں روک بنی رہیں۔ کارونیشن کے موقعہ پر آپ اکیلے تمام ہندوستان کے چالیس کروڑ باشندوں کی نمائندگی کیلئے منتخب کئے گئے حکومت ہند کی سنٹرل گورنمنٹ میں آپ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر ہیں اور کئی مواقع پر سرکاری طور پر حکومت کی نمائندگی کا فرض سرانجام دے چکے ہیں

آمد کی اہمیت

آپ برٹش انڈیا کی اہم ترین ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ اور خصوصیت سے اب جبکہ ہندوستان حکومت کے اختیارات حاصل کرنے والا ہے۔ ہنگری کے لئے آپ کی بوڈاپسٹ میں آمد ایک خاص اہمیت اپنے اندر رکھتی ہے۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ انگریزی پریس کی توجہ اس موقعہ پر ہنگری کی طرف ہوگی۔ کیونکہ وہ آپ کی نقل وحرکت میں خاص دلچسپی رکھتا ہے۔ اور ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ آپ چند روز کے لئے اس جگہ قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا احسان

ہم خصوصیت کے ساتھ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی آمد کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ ہنگری کے ممنون احسان ہیں۔ اس کی ابتدا (اسجگہ) حاجی احمد خان صاحب ایاز نے کی تھی اور ہنگری کے متعلق متعدد مضامین اخبار "الفضل" اور "سن رائز" میں شائع کئے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق اور ان کے اس جگہ کے کام کے متعلق ہنگری کے اخبارات نے بھی متعدد مضامین لکھے۔ اخبارات نے یہ بھی لکھا کہ ایاز خان اس جگہ ایک سال تک مقیم رہا۔ انہوں نے اسجگہ کے حالات کا موازنہ کیا۔ ہنگری زبان اچھی طرح سیکھی اور جماعت احمدیہ کی ابتدا بھی کی.... جسکے ممبروں کی تعداد (جیسا کہ میں خود جانتا ہوں) ۱۵۰ کے قریب ہے آپ ہر ہفتہ ہنگری کے متعلق مضامین لکھتے تھے اور یہ مضامین تمام دنیا میں جس جگہ انکے ممبر اور دوست ہیں پڑھے جاتے تھے۔ یہ ہنگری کیلئے ایک بہت مفید کام ہے۔

احمدیت کیا ہے؟

جماعت احمدیہ حقیقت میں اسلام کا احیاء اور تجدید ہے۔ چالیس برس کا عرصہ ہوا اسکی بنیاد رکھی گئی۔ اس کا انحصار متبعین کی تعداد پر نہیں۔ بلکہ انکے اخلاص عمل اور روح پر ہے۔ ان کا مرکز ہندوستان میں ہے۔ اور شہر قادیان ہے۔ انکے امام امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد ہیں۔ جو تمام دنیا میں اپنے مبلغین روانہ کرتے ہیں۔ ایک سال کے کام کے بعد ایاز خان کو آپ نے پولینڈ جانے کا حکم دیدیا اور اب محمد ابراہیم صاحب ناصر ان کی جگہ کام کرتے ہیں۔ اور جو کام انہوں نے شروع کیا تھا۔ اس کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بھی اسی جماعت کے ایک معزز ممبر ہیں۔ اور مرکزی حکومت میں ۹۰ ملین مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کئی مواقع پر حکومت ہند کی نمائندگی سرکاری طور پر بھی کر چکے ہیں۔

اس جگہ میں یہ بھی کہدینا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اگرچہ اسلام کے احیاء اور تجدید کی غرض سے قائم ہے۔ لیکن پرانے مسلمان اسکو استحسان اور ہمدردی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور ان کا پرانے مسلمانوں کے ساتھ کامل طور پر اتفاق بھی نہیں۔ وہ اسلام میں اس تجدید کو اچھا نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں انکو بعض مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن حقیقی طور پر ان کی اصل بنیاد اسجگہ ہوتی ہے۔ جہاں لوگ خدا کو نہیں مانتے اور دہریہ ہوتے ہیں۔ روح کا خیال کرنے کی بجائے مادیت کی طرف جھکتے ہیں۔ اور ہر دم اسی خیال میں منہمک رہتے ہیں۔ کہ ہم کسطرح عیش سے بیٹھ جائیں

چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب سب سے اول جماعت احمدیہ ہنگری کے ممبروں سے ملاقات فرمائینگے کیونکہ یہ احمدی اس بڑی شخصیت کو ہنگری کا دوست بنا کر حقیقی طور پر اپنے ملک کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ چوہدری صاحب چالیس کروڑ افراد کے وزیر تجارت بھی ہیں ہندوستان کی ہنگری کیساتھ دوستی کی ایک اور وجہ بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ تمام یورپ میں کسی اور جگہ مسلمانوں کی پرانی یادگاریں یا ایسی اشیاء جن کا تعلق مشترقہ سے ہو آپ کو نہ ملیں گی۔ یہ صرف ہنگری میں ہی ممکن ہے۔ علاوہ اسکے یہ ملک مشرق اور مغرب کے دروازہ پر واقع ہونیکی وجہ سے مشرق و مغرب میں اتحاد موانست اور تمدن کا ایک دوسرے پر اثر ڈالنے کا ذریعہ بھی ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا بوڈاپسٹ کا پروگرام

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ابھی جوان ہیں۔ ۴۴ برس آپکی عمر ہے۔ لیکن ایک بہت بڑا سیاسی میدان ابتک طے کر چکے ہیں۔ آپ سیالکوٹ اور لاہور میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنیکے بعد لنڈن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ ۱۹۲۷-۲۱ء کے درمیان لاہور میں آپ بہت کامیاب بیرسٹر تھے اور لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بنے ۱۹۲۹-۱۹۳۱ اور ۱۹۳۲ء میں آپ نے راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی کی۔ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر بھی رہے ہیں اور اس جگہ سے آپ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں ترقی پا گئے۔ اس سے قبل آپ محکمہ تعلیم کے ممبر تھے۔ اور گزشتہ دو سال سے وزیر تجارت اور ریلوے کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

آپکے بوڈاپسٹ میں قیام کا پروگرام محمد ابراہیم صاحب ناصر نے تیار کیا ہے۔ جو بوڈاپسٹ احمدیہ جماعت کے لیڈر ہیں۔ چونکہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایسے شخص ہیں۔ جو تکلفات اور نمائش کو پسند نہیں کرتے۔ اسلئے آپ کا قیام جماعت احمدیہ کے ساتھ ہی ہوگا لیکن یہ امید کی جاتی ہے۔ کہ آپ اپنے حلقہ میں وسعت فرمائیں گے۔

ہز ایکسی لینسی بیرن ہیری جو ہنگری کے تاج کے محافظ ہیں۔ اور اسیطرح ڈاکٹر اشتوان سابق لارڈ میئر اور ہنگل بابا کمیٹی کے دوسرے ارکان آپکے بوڈاپسٹ کے قیام کو دلچسپ بنانے میں ہر ممکن مدد دیں گے۔ ان ایام میں سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہوگی کہ تجارتی تعلقات کے قیام کا بھی امکان ہوگا احباب کو یاد ہوگا۔ کہ انٹرنیشنل فیئر کے موقعہ پر ہندوستان کے Pavilion کو بہت کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ یہ بھی چوہدری ظفر اللہ خانصاحب اور گل بابا کمیٹی کی وجہ سے تھا۔ وہ ہندوستان اور ہنگری کے درمیان تعلقات تجارت کا پہلا قدم تھا اور اب دوسرا قدم اٹھایا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲)

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان کی تشریف آوری کی خبر اخبار Pesti Napló نے اپنی ۲۲ اگست کی اشاعت میں مندرجہ ذیل عنوان کے ساتھ شائع کی۔ اس کا ترجمہ بھی قارئین الفضل کے لئے ارسال ہے۔

وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر کی آمد بوڈاپسٹ میں

ہفتہ کے روز شام کو ۹ بجے کی گاڑی سے ایک معزز مہمان بوڈاپسٹ میں تشریف لائے۔ آپ سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہندوستان کی سنٹرل گورنمنٹ میں وزیر تجارت ہیں۔ اور گذشتہ دنوں انگلستان میں آپ نے شاہ انگلستان کی تاج پوشی کے موقعہ پر ہندوستان کے چالیس کروڑ باشندگان کی نمائندگی فرمائی۔ اس کے بعد امپیریل کانفرنس میں بھی شمولیت کی۔ ان تمام سرکاری امور کی سر انجام دہی کے بعد آپ نے یورپ کا سفر اختیار کیا۔ اور مختلف ممالک کے شہروں میں ہوتے ہوئے اب بوڈاپسٹ میں تشریف لائے ہیں۔ آپ کا قیام مختصر ہوگا۔

آپ بوڈاپسٹ میں احمدیہ جماعت کی دعوت پر تشریف لاتے ہیں۔ اس کی ابتدا چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز نے کی تھی۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی جماعت احمدیہ کے ایک معزز ممبر ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ آپ ہندوستان کی سنٹرل گورنمنٹ میں وزیر بھی ہیں۔ آپ ہندوستان کے ۹۰ ملین مسلمانوں کی نمائندگی فرماتے ہیں۔

احمدیہ مومنٹ درحقیقت اسلام کا احیاء اور تجدید ہے۔ حضرت احمدؑ نے یہ دعویٰ کیا تھا۔ کہ آپ مہدی ہیں اور تمام دنیا کے لئے نبی ہیں آپ اس لئے مبعوث کئے گئے ہیں تا اسلام کو زندہ کریں۔ اور قرآنی تعلیمات کو واضح طور پر کھول کر بیان کریں۔ قادیان میں آپ نے ۱۸۸۹ء میں اس کی بنیاد رکھی۔ باوجود اس بات کے کہ اس جماعت کی مخالفت بہت سخت کی گئی۔ لیکن یہ جماعت روز بروز مضبوط ہوتی گئی ۱۹۰۸ء میں جب کہ حضرت احمدؑ اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ یہ جماعت ہندوستان کے ملک سے نکل کر باہر پھیل چکی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحب جماعت احمدیہ کے امام ہوئے اور ان کی وفات کے بعد جو ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ حضرت امیر المؤمنین مرزا بشیر الدین محمود احمد جماعت احمدیہ کے امام ہیں

مشرق میں قریباً ہر جگہ یہ جماعت قائم ہے۔ یورپ میں یہ جماعت لنڈن اور فرانس میں بھی ہے۔ گذشتہ سال ہمارے شہر میں ان کا پہلا مبلغ حاجی احمد خان ایاز نامی آیا۔ جس کو اہل ہنگری نے اچھا دوست سمجھا۔ انہوں نے ہنگری کے متعلق بہت مضامین الفضل اور سن رائز میں شائع کئے۔ اور یہ اخبار روزنامہ اور ہفتہ وار تمام دنیا میں پڑھے جاتے ہیں۔ آپ نے دنیا کی توجہ اس بے انصافی کی طرف دلائی جو ہنگری کے ساتھ کی گئی اور جس کا تدارک فوری طور پر کرنا ضروری ہے۔

ایاز خان جماعت احمدیہ ہنگری کو یورپ میں مرکز بنانا چاہتے تھے لیکن وہ اپنے کام کو مکمل نہ کر سکے کیونکہ خلیفہ وقت نے ان کو پولینڈ روانہ ہو جانے کا حکم دیا۔ اور ان کی جگہ محمد ابراہیم صاحب ناصر کو بھیج دیا۔ جو ان کا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔

چوہدری ظفر اللہ خان صاحب جو بوڈاپسٹ میں چار روز کے قیام کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز ممبر ہیں۔ آپ کی عمر صرف ۴۴ برس کی ہے۔ لیکن آپ ایک بہت بڑا سیاسی میدان طے کر چکے ہیں۔ سیالکوٹ اور لاہور میں سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ نے انگلستان میں یونیورسٹی تعلیم حاصل کی۔ آپ نہایت قابل اور مشہور بیرسٹر بھی تھے۔ اور ۱۹۲۶-۲۱ء کے درمیان لاہور میں پریکٹس کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بنائے گئے۔ آپ نے ہندوستان کی نمائندگی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں تین مرتبہ کی۔ آپ آل انڈیا مسلم لیگ کے پریذیڈنٹ بھی رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ وائسرائے آف انڈیا کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بنائے گئے۔ آپ ریلوے اور کامرس کے محکمہ جات کے انچارج ہیں

اب جب کہ ہندوستان آزادی حاصل کرے گا۔ اب جبیا کہ وہ حصول آزادی کی دہلیز پر ہے۔ ہم اس بات کی امید اور توقع رکھتے ہیں۔ کہ اس کی دوستی ہنگری کے ساتھ یقینی ہوگی۔

خاکسار:۔ محمد ابراہیم ناصر بی اے مجاہد ہنگری مقیم بوڈاپسٹ

وحدت۔ مرکزیت اور خلافت

جسمانیات اور روحانیات میں مشابہت

خدا تعالیٰ نے جسمانیات اور روحانیات میں ایک قسم کا تشابہ رکھا ہے۔ اور اگر ہم بنظر غائر دیکھیں۔ تو یہ بات واضح طور پر عیاں ہو جاتی ہے کہ ان میں سے ایک سلسلہ دوسرے کی صداقت کا بین ثبوت اور روشن دلیل ہے۔ جسمانیات میں نظام شمسی کی طرف دیکھیں تو یہ تمام بڑے بڑے ستارے اور سیارے حتیٰ کہ ہماری زمین بھی ایک نقطہ مرکزی کا طواف کر رہے ہیں۔ اور ہر دائرہ کی ساری زندگی اور بقا صرف مرکز شمسی کی اطاعت و انقیاد پر موقوف ہے اور اس طرح یہ تمام نظام مرکزی وحدت کے رنگ میں رنگین اور اطاعت اولوالامر کے اصول پر چلتا چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بار بار قرآن شریف میں اس نظام کو روحانی نظام کے لئے بطور رہنما پیش کیا ہے۔ اس عظیم الشان نظام سے اتر کر نباتات میں غور کریں۔ ایک درخت کی ہزاروں ٹہنیاں اور بے شمار پتے ہوتے ہیں اور تمام ٹہنیاں اور پتے اسی وقت تک ہرے اور سرسبز رہتے ہیں۔ جب تک کہ اپنے اصل کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں۔ جونہی ان میں سے کوئی اپنے اصل سے علیحدہ ہوتا ہے۔ وہ سوکھ جاتا اور جلانے کے کام آتا ہے۔ یہی حال روحانیات میں ہے۔ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک نبی مبعوث فرماتا ہے۔ اور اسے مرکز اور اصل قرار دے کر اس کے ذریعہ متفرق اور پراگندہ لوگوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ اس کی مرکزیت متقاضی ہے کہ جس طرح اس نے نظام عالم میں مرکزیت رکھی ہے اسی طرح انسان بھی ایک مرکز اور ایک ہاتھ پر جمع ہوں۔ یہی فلاسفی ہے حج اور نماز کی اور دوسرے ارکان اسلام کی۔ غرضیکہ خدا تعالیٰ نے کا نبی لوگوں کو اپنی طرف بلاتا اور دعوت حق دیتا ہے۔ جس پر سعید روحیں اس کی طرف دوڑتی اور اس کی آواز پر لبیک کہتی ہوئی اس کے گرد جمع ہو جاتی اور اپنے آپ کو اس کے روحانی چشمہ سے سیراب کرتی ہیں۔ مگر نبی کا کام چونکہ تخم ریزی کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ابھی یہ ہونہار پودا ننھا سا ہی ہوتا ہے۔ کہ خدا اپنے پیارے کو اپنے پاس بلا لیتا ہے۔ اس پر مخالف طاقتیں اس ننھے سے پودے کو اکھیڑنے اور نیست و نابود کرنے کے لئے حملہ کر دیتی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اسکے پیارے کے ہاتھ لگائے ہوئے پودے کو نقصان پہنچے اسلئے وہ اسکی حفاظت کیلئے ایک اور زبردست باغبان کھڑا کر دیتا ہے اس پر اس پودے کی چھوٹی چھوٹی پتیاں جو پہلے باغبان کے جانے پر فرط غم اور دشمنوں کے خوف کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ سے مرجھائی ہوئی اور پژمردہ ہوتی ہیں۔ پھر تروتازہ ہوجاتی ہیں۔ اور شیطان باوجود اپنی پوری کوشش کے حملہ میں ناکام و نامراد رہتا ہے۔ اس دوسرے باغبان کو جو حقیقی معنوں میں پہلے باغبان کا نائب اور جانشین ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے تائید اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ اس کے ذریعہ جماعت کو تسکین اور اطمینان قلب عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن مجید میں ایک قوم کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ وقال لھم نبیھم ان آیة ملکه ان یاتیکم التابوت فیه سکینة من ربکم وبقیة مما ترک اٰل موسیٰ واٰل ھٰرون تحمله الملائکة۔ یعنی اے قوم تمہیں طالوت کی فرمانبرداری کی وجہ سے سکینت اور اطمینان قلب حاصل ہوگا۔ اور تم گمراہ ہونے سے بچ جاؤ گے۔ مقتدا کی صحیح تعلیم پر گامزن رہوگے۔ اور تمہارا دشمن ذلیل و خوار اور مغلوب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور اس قوم کا ایک چھوٹا سا گروہ اطاعت اولوالامر کی وجہ سے اپنے طاقتور دشمن پر غالب آگیا۔ اور اسے شکست فاش دی۔ مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے امام کی نافرمانی کی وہ مقابلہ کے وقت ہمت ہار بیٹھے اور کہنے لگے لا طاقة لنا الیوم بجالوت وجنودہٖ کہ ہم میں دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت

اس کے بعد ایک اور دور آیا جب کہ لوگ گمراہی اور انتشار میں غایت درجہ ترقی کر گئے اور شیطان خوش ہوا۔ کہ اس نے باغ وحدت کو خوب اچھی طرح اجاڑا ہے۔ اس پر اس باغ کے علیم اور قدیر مالک نے ایک نہایت پرجلال اور عظیم الشان مالی کو اس کی رکھوالی کے لئے بھیجا وہ بزرگ اور بلند مرتبہ نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے پھر اس باغ کی آبیاری کی اور شیطان نے جو کانٹے دار جھاڑیاں اس باغ میں لگا دی تھیں ان کو اکھاڑا۔ اور ان کی جگہ پھلدار اور خوبصورت درخت لگائے مگر شیطان کو پھر ایک دفعہ اس باغ پر حملہ کرنے کا موقعہ ملا۔ اس نے جب دیکھا کہ اس باغ کا زبردست مالی اپنے مالک کے پاس چلا گیا۔ تو وہ اپنی پوری طاقت سے حملہ آور ہوا۔ مگر خدا کا دست قدرت اس وقت صدیق اکبرؓ کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور اس کے ایک ہی تھپڑ سے شیطان کا منہ پھر گیا۔ ان کے بعد خدا تعالےٰ کی تائید اور نصرت حضرت عمرؓ کی صورت میں نمودار ہوئی اور مسلمانوں کو ترقیات پر ترقیات حاصل ہونے لگیں۔ انہوں نے جدھر کا رخ کیا ادھر ہی کامیابی اور کامرانی نے ان کے پاؤں چومے اور قیصر و کسرےٰ جیسی عظیم الشان سلطنتوں کو پاش پاش کر دیا۔ اور ایک عالم پر محیط ہوگئے۔ ایسا کیوں ہوا۔؟ صرف اس لئے کہ انہوں نے ایک امام اور خلیفہ کے سامنے اپنی گردنیں جھکائیں اور ایسے ہوگئے گویا وہ دماغ ہے۔ اور یہ اس کے اعضاء ہیں۔

نور کے بعد ظلمت کا دور

لیکن یہ خدا کا ازلی قانون ہے کہ دن کے بعد رات کی تاریکی عالم پر مسلط ہوتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح مسلمانان عالم پر بھی نور کے بعد ظلمت چھا گئی۔ انہوں نے خلافت کی مقدس قبا کو تار تار کر دیا اور سمجھنے لگے۔ کہ اس پابندی سے آزاد ہوکر وہ زیادہ ترقی کر سکیں گے۔ مگر ان کی امید موہوم ثابت ہوئی۔ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے۔ ان کا نظام ٹوٹ گیا۔ ان کی عظیم الشان سلطنتیں ان سے چھن گئیں۔ ان کی تمام شان و شوکت جاتی رہی۔ حتے کہ ان کا مذہب بھی ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور وہ تشتت۔ افتراق اور ذلت کے گڑھے میں گر گئے۔ شیطان یہ دیکھ کر خوشی سے اچھلنے لگا۔

بعثت مسیح موعود

لیکن اس کی خوشی دیرپا ثابت نہ ہوئی کیونکہ تاریکی اور ظلمت کا دور گزر چکا تھا۔ خدا تعالےٰ کے قرنا کی آواز اس کے جری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا کے مشارق اور مغارب میں بلند ہوئی اور اس کے نور کی کرنوں سے دنیا منور ہونے لگی۔

شیطان کی ہزیمت

خدا کے پیارے مسیح نے پراگندہ اور متفرق لوگوں کو پھر ایک مرکز پر جمع کرنا شروع کیا۔ اور ایک پاکیزہ جماعت جس کے ساتھ خدا تعالےٰ نے ترقیات کے وعدے کئے ہیں قائم کر کے وہ اپنے بھیجنے والے کی طرف چلا گیا۔ جماعت نے آپ کی جدائی کو بے حد محسوس کیا۔ کیونکہ وہ ایک یتیم بچے کی طرح جس کا خدا کے سوا کوئی پرسان حال نہ ہو۔ رہ گئی۔ اس پر خدا تعالےٰ نے حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو کھڑا کیا۔ آپ نے پھر جماعت کی شیرازہ بندی کی اور یہ مبارک پودا ابھرا ہوا نظر آنے لگا۔ یہ دیکھ کر ازلی راندہ درگاہ نے جماعت کے چند ضعیف الایمان افراد کو چن کر ان سے رشتۂ محبت استوار کرنا شروع کیا۔

خلافت ثانیہ کا دور

یہانتک کہ حضرت نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ ختم ہوگیا۔ اور خدا کا وجیہہ اور موعود خلیفہ محمود جس کے متعلق خدا کے پیارے مسیح نے یہ دعا کی تھی۔ اور فرمایا تھا۔ کہ

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ اس پر وحدت اور اطاعت اولوالامر کے دشمنوں نے علم بغاوت بلند کر دیا۔ مگر وہ ناکام رہے۔ اس داغ ناکامی کو مٹانے کے لئے ابھی تک ہاتھ پاؤں مارتے چلے آرہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں انہوں نے ایک فتنہ کھڑا کیا۔ اور اس کو پھیلانے کے لئے ناخنوں تک کا زور لگا رہے ہیں۔ اور درشت کلامی و دل آزاری کو انتہا تک پہنچا چکے ہیں۔

ملعم صفت اشخاص کی عبرتناک ناکامی

مگر ان کو خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ سوائے ذلت اور ناکامی کے انہیں کچھ نہ ملے گا۔ کیونکہ خلافت خدا تعالےٰ کے نور کو دنیا میں پھیلانے کا ذریعہ ہے اور احمدی جب تک خلافت کیساتھ وابستہ رہیں گے۔ ان تمام انعاموں سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے جن کا آیت استخلاف میں خدا تعالےٰ کی طرف سے وعدہ ہے۔ ان کا مذہب۔ ان کی سیاست اور ان کا تمدن دشمن کے حملوں سے محفوظ و مامون رہیگا۔ اور ہر حریف سے فتح اور ظفر ان کے حصہ میں آئیگی۔ جماعت کا ... [illegible]

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو کسی قسم کا کوئی پوشیدہ مرض ہے۔ تو خواہ مخواہ فضول ادویات پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو عورتوں کے ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے۔ ہزاروں میری بہنیں اس دوا کو استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپکو ماہواری بےقاعدہ آتے ہیں۔ رک رک کر آتے ہیں۔ یا کم آتے ہیں۔ درد سے آتے ہیں سفید رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ کمر درد سر درد رہتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ یا سانس پھول جاتا ہے۔ پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ تو آپ یقین رکھئے کہ میری خاندانی مجرب دوا راحت ان جملہ امراض کو دفع کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ عہ محصول ۱؎ کل عہ ملنے کا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکم ٹیکس کے اصول پر معاملہ زمین کی تشخیص کے متعلق سوالات

(۳)

طریقہ تشخیص بذریعہ درجہ وار پیمانہ

۱۸- فرض کرو کہ تشخیص کی کم سے کم حد تعین کرنا قابلِ عمل نہیں۔ کیا ایسی تشخیص بذریعہ درجہ دار پیمانہ ممکن ہے۔ جس سے چھوٹے کھاتہ دار کو آسانی ہو جائے۔

۱۹- فرض کرو کہ موجودہ مطالبہ مالگذاری کو مختلف اقسام کے مالکوں کے مابین از سر نو تقسیم کرنا پسندیدہ ہے اور کہ اس کے مطابق قانون وضع کر لیا گیا ہے۔ کیا کوئی قابل عمل طریق کار بھی ہے جس سے ایسا کیا جا سکے مثلاً دوبارہ باچھ کے لئے چک تشخیص کو پیمانہ تقسیم مقرر کر لیا جائے۔ یا فرداً فرداً محالات کو۔

۲۰- دوبارہ باچھ کے بغیر کوئی ایسی تجویز قابل عمل ہے۔ جس کے رو سے اس مالیہ زمین پر جو بڑے مالکان ادا کرتے ہیں۔ زائد ٹیکس لگایا جا سکے اور جو رقم اس طرح حاصل کی جائے وہ بطور امداد چھوٹے مالکوں میں تقسیم کر دی جائے۔ مالیہ زمین کے مندرجہ ذیل مطالبات پر کتنا زائد ٹیکس عائد کیا جانا چاہیئے۔

(۱) دس ہزار روپے یا اس سے زیادہ
(۲) پانچ ہزار روپے سے زیادہ لیکن دس ہزار روپے سے کم
(۳) ایک ہزار روپے سے زیادہ لیکن پانچ ہزار روپے سے کم
(۴) پانچ سو روپے سے زیادہ لیکن ایک ہزار روپے سے کم
(۵) اڑھائی سو روپے سے زیادہ لیکن پانچ سو روپے سے کم۔
(۶) ایک سو روپے سے زیادہ لیکن اڑھائی سو روپے سے کم
(۷) پچیس روپے سے زیادہ لیکن ایک سو روپے سے کم

اس زائد ٹیکس سے کتنی رقم حاصل ہوگی اور اگر اس رقم کو مندرجہ ذیل رقوم معاملہ زمین ادا کرنے والوں پر تقسیم کیا جائے تو ہر ایک درجہ کا علی الترتیب کتنا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔

(۱) پچیس روپے سے کم ادا کرنیوالے
(۲) پندرہ روپے سے کم ادا کرنیوالے
(۳) دس روپے سے کم ادا کرنیوالے
(۴) پانچ روپے سے کم ادا کرنے والے

۲۱- کیا آپ اس غرض سے زرعی پیداوار یا زرعی آمدن پر ٹیکس لگانے کے ایسے طریقے بتا سکتے ہیں۔ جن میں ایسی پیداوار یا آمدن پر براہ راست ٹیکس نہ لگے۔

۲۲- اگر آپ یہ امداد ناکافی تصور کرتے ہیں۔ تو اور زیادہ کیا امداد تجویز کرتے ہیں۔ اور اس طرح سے صوبہ کی مالیات کو جو گھاٹا پڑے گا۔ وہ کلاً یا جزواً کس طرح سے پورا کیا جا سکتا ہے۔

۲۳- کیا چھوٹے کھاتہ دار کو اہم امداد اس طرح سے ممکن ہے کہ تشخیص معاملہ زمین کی بجائے لوکل ریٹ کی عائدگی میں درجہ دار پیمانہ کا اصول جاری کر دیا جائے۔

نوٹ:- (الف) یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ مالگذاروں کو چار درجوں میں تقسیم کیا جائے۔ یعنی پندرہ روپے یا اس سے کم۔ پندرہ روپے سے لیکر چالیس روپے تک۔ چالیس روپے سے لے کر اسی روپے تک اور اسی روپے سے زیادہ مالیہ ادا کرنے والے اور یہ کہ لوکل ریٹ کا ان درجات کے مطابق پیمانہ بنایا جائے جو رقم کہ پہلے دو درجات کو معاف کی جائے وہ دوسرے دو درجات سے وصول کر لی جائے۔

(ب) لوکل ریٹ اوسطاً معاملہ زمین کے پندرہ فیصدی کے برابر ہوتی ہیں

انکم ٹیکس کے مختلف اصول

۲۴- اگر انکم ٹیکس کے اصول عائد کئے جائیں۔ تو آپ کس طرح سے "چھوٹ" دیں گے۔

(۱) قیمت میں گھٹاؤ کی۔
(الف) مال مویشی کے
(ب) آلات کشاورزی اور بیلوں کی گاڑیوں کے
(ج) ذرائع آب پاشی مثلاً چاہات کو ہلوں وغیرہ کے
(د) عمارات کے
(۲) ادھار لئے ہوئے سرمایہ پر سود کی
(۳) ادائیگیاں بیمہ کیلئے دوبارہ
(الف) بیمہ زندگی۔
(ب) زراعتی مال مویشی اور ذخیرہ جات
(۴) زراعتی نقصانات کی بابت مثلاً آفات سماوی کی وجہ سے
(الف) اگر ایک مالگذار ایک سے زیادہ علاقہ جات میں زمین کا مالک ہے تو کیا اسے ایک جگہ کے نقصانات دوسری جگہ کے منافعات سے وضع کرنے کی اجازت دینی چاہیئے (ب) اگر اجازت دینی چاہیئے تو کیا یہ ان رقبہ جات تک ہی محدود ہو جو پنجاب میں واقع ہیں۔

۲۵- آپ ہندو مشترکہ خاندان سے کیا سلوک کریں گے۔

نوٹ:- قانون انکم ٹیکس کے ماتحت ہندو مشترکہ خاندان بمنزلہ شخص واحد تصور ہوتا ہے لیکن کاغذات مال میں ایسے خاندان کا نہ تو اندراج ہوتا ہے اور نہ تسلیم کیا جاتا ہے

(الف) اگر انکم ٹیکس کے اصول عائد کئے جائیں تو کیا وہ زرعی آمدن بھی جو پنجاب سے باہر کمائی جائے محسوب ہونی چاہیئے خواہ وہ آمدنی پنجاب میں بھیجی جائے یا نہ (ب) کیا برٹش انڈیا میں کمائی ہوئی زرعی آمدن اور کسی ہندوستانی ریاست میں کما کر پنجاب میں لائی ہوئی زرعی آمدن میں کوئی امتیاز کرنا چاہیئے۔ اگر کرنا چاہیئے تو صورت مؤخر الذکر میں ایسی آمدن کا اندازہ کس طرح سے لگایا جائے

نوٹ:- ریاست بہاولپور میں بہت بڑے رقبہ کی کاشت پنجابی لوگ کرتے ہیں اور گمان کیا جاتا ہے کہ صوبہ سندھ میں بھی۔

(۲۷) مالگذاروں پر صحیح حسابات رکھنے کا فرض عائد کئے بغیر انکم ٹیکس کے اصول کا کسی حد تک اطلاق کیا جا سکتا ہے اگر وہ صحیح حسابات نہ رکھیں تو ان کی آمدنی کا کس طرح سے اندازہ کیا جائے۔ (۲۸) کیا زرعی آمدنی پر معاملہ زمین کی شرح مقرر کرتے وقت ایک مالگذار کی غیر زرعی آمدنی بھی محسوب کرنی چاہیئے۔

عام سوالات

(۲۹) کیا یہ گمان کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ معاملہ زمین کی ادائیگی ترقی زراعت میں مانع ہے مثلاً کیا کسی ضلع میں جس میں تشخیص سنگین ہو۔ ایسی کوئی علامت ہے۔ بمقابلہ اس ضلع کے جہاں تشخیص ہلکی ہے (مثلاً ضلع لاہور) (۳۰) کیا یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ معاملہ زمین نے کسی جگہ زراعت کو غیر منافع بخش بنا دیا ہے۔ مثلاً کیا کوئی اراضی اسی وجہ سے افتادہ پڑی ہے کہ معاملہ زمین ادا نہ کرنا پڑے۔ (۳۱) کیا یہ خیال کرنے کی کوئی وجہ ہے کہ معاملہ زمین کی ادائیگی نے ایک چھوٹے کھاتہ دار کو اپنا اور اپنے خاندان کا پیٹ پالنا مشکل بنا دیا ہے (۳۲) اگر چھوٹے کھاتہ دار کو بالکل معافی دیدی جائے یا شرح کافی حد تک کم کر دی جائے تو کیا اس کا معیار زندگی بالاتر ہو جائے گا یا ایسا کرنے سے زیادہ تر کثرت آبادی کی رغبت پیدا ہوگی۔ (۳۳) کیا معاملہ زمین کا درجہ دار پیمانہ جس میں بڑے زمینداروں پر زیادہ شرح لگے گی۔ زراعتی ترقیات کو صدمہ پہنچائے گا۔ جہاں تک کہ ترقیات کا بڑے زمینداروں سے تعلق ہے (۳۴) کیا درجہ دار پیمانہ کے طریقہ سے دیہات میں "رشتہ برادری" کمزور نہ ہو جائے گا۔ (۳۵) اگر انکم ٹیکس کے اصول کا اطلاق کیا جائے تو وہ بندشیں اڑانا پڑیں گی جو دالف، بروئے دفعہ ۳۴ (الف) ایکٹ معاملہ زمین تشخیص کی میعاد پر اور (ب)

زیر دفعات ۴۸ - ب - ۱۵ (۳) ایکٹ مذکور دوبارہ تشخیص کے وقت ازادی معاملہ زمین پر اس وقت عائد ہیں۔ کیا آپ ان حدود کو ان اصول کے اطلاق کے مانع تصور کرتے ہیں۔

۳۶۔ کیا مزارعان اور مرتہنان پر بھی ان کے زرعی منافعات کی بابت ٹیکس لگنا چاہیئے۔

۳۷۔ اگر معاملہ زمین میں تخفیف کی جائے تو کیا اس رعایت کا کوئی حصہ مزارعہ کو بھی دینا چاہیئے جو اس وقت معاملہ زمین کا کوئی حصہ ادا نہیں کرتا۔

۳۸۔ جب گورنمنٹ پرانی آبادیات کے ایک بڑے علاقہ کو نہری آبپاشی مہیا کرتی ہے۔ تو کیا اس آبپاشی کے ذریعہ سے جو افزونی بلا کمائی حاصل ہوتی ہے۔ وہ ساری کی ساری مالکان اراضی کو ملنی چاہیئے۔ اگر نہیں تو سرکار کو کیا حصہ ملنا چاہیئے اور سرکار اس کو کس طرح سے وصول کرے

۳۹۔ اگر انکم ٹیکس کے اصولوں کا اطلاق لیا جائے۔ اور آبادی بڑھتی چلی جائے۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ کھاتہ جات کی تقسیم در تقسیم کے باعث مالگذاری میں معتدبہ کمی ہوتی چلی جائے گی۔ اس وجہ سے غالباً گورنمنٹ کو رفاہ عام اور نفع رساں کاموں میں کمی کرنی پڑے گی۔ کیا آپ اس کے حق میں ہیں

۴۰۔ اگر معافیاں دی جائیں۔

(الف) تو کیا نمبرداروں کے پچوترہ میں جو نسبتاً کمی واقع ہوگی۔ اس نقصان کی تلافی کرنی چاہیئے۔

(ب) کیا رعایات کا لوکل ریٹ پر بھی اطلاق کرنا چاہیئے۔ اگر ایسا کرنا چاہیئے۔ تو ڈسٹرکٹ بورڈوں کی آمدنی میں جو کمی واقع ہوگی۔ اس کو کس طرح سے پورا کیا جائے۔

۴۱۔ کیا معاملہ زمین گھٹانے سے زمین کی مالیت نہ بڑھ جائیگی۔ اور اس سے مالک اراضی کیلئے قرضہ لینا آسان ہو جائیگا۔ کیا یہ ایک عام زمیندار کے حق میں مفید ثابت ہوگا

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

(دوائی اٹھرا)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی کان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے ہیضہ۔ دردیسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ہنسنے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۰ میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تا کہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت، تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

محلہ دارالفضل میں ایک وسیع قطعہ اراضی جوکہ احمدیہ فارم کے ملحق ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کو ۱۴ کنال کے رقبہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر کنال کے ساتھ ایک بیس فٹ اور ایک دس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ ۳۰ فٹ کی ہے۔ اس رقبہ کے جانب شرق ریلوے لائن ہے۔ جانب غرب اراضی نواب صاحب ہے۔ جانب جنوب احمدیہ فروٹ فارم ہے۔ اور جانب شمال شاہراہ ہے۔ جوکہ موضع کھارا کو جاتا ہے۔ ہائی سکول اور ریلوے سٹیشن اور منڈی اس رقبہ سے بالکل نزدیک ہیں۔ شاہراہ پر جو رقبہ ہوگا۔ اس کی قیمت معہ فی مرلہ ہوگی۔ ۲۰ فٹ کی سڑک پر عسہ فی مرلہ نہایت نادر موقعہ حاجتمند احباب جلد درخواستیں ارسال کریں۔ خاکسار

چوہدری حاکم دین دوکاندار بازار ریتی چھلہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹوکیو ۱۰ اکتوبر۔ جاپانی اخبار "اساہی شمبون" کے نامہ نگار مقیم روما نے اخبار مذکور کو ٹیلیفون پر اطلاع دیتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ اگر چین اور جاپان کی موجودہ جنگ اشتراکیت کے خلاف ایک مقدس جنگ بن جائے تو اٹلی کو جاپان کی فوجی امداد کرنے میں کوئی دریغ نہ ہوگا۔ اس نے مزید بیان کیا۔ کہ تمام اٹلی جاپان کی حمایت پر ہے۔ اور کہ ہر ہٹلر نے ظاہر کیا ہے کہ وہ چین میں جرمن حقوق کو خطرات میں ڈال کر جاپان کی مدد کریگا

لنڈن ۹ اکتوبر۔ برطانیہ کے محکمہ بحری نے ایک سرکاری اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں برطانی جہاز "لبیسی لسک" پر کسی آبدوز کے حملہ کی تردید کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا۔ کہ جہاز پر کوئی حملہ نہیں ہوا۔ بلکہ محض غلط فہمی پیدا ہوگئی تھی۔ حیرت ہے کہ حملہ کی خبر اس سے قبل بعض ذمہ دارانہ اطلاعات کی بنا پر شائع ہو چکی ہے۔

ویلنشیا ۱۰ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بندرگاہ "ٹیراگونہ" سے آٹھ میل پر ایک برطانی تجارتی جہاز پر باغی جہازوں نے بمباری کی لیکن جہاز کو کوئی گزند نہیں پہنچا۔

لنڈن ۱۰ اکتوبر۔ لارڈ نفیلڈ نے "ریڈکلف انفرمری آکسفورڈ" کو تین لاکھ پونڈ کا مزید عطیہ کیا ہے۔ اس ادارہ کو وہ پہلے بھی ایک لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ دے چکے ہیں۔ اس وقت تک لارڈ موصوف نے جس قدر عطیات کئے ان کی مجموعی رقم ۸۵ لاکھ پونڈ تک پہنچ چکی ہے۔

نئی دہلی ۹ اکتوبر۔ گذشتہ شب سر شادی لال سابق چیف جسٹس لاہور۔ دہلی سے ہوتے ہوئے الہ آباد جا رہے تھے۔ کہ سٹیشن پر کسی نے ان کا بٹوا جس میں دوسری اشیا کے علاوہ ۲۶۰۰ روپیہ کے نوٹ تھے چرا لیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں ہوٹلوں اور سراؤں وغیرہ پر چھاپے مارے۔ لیکن ابھی تک چور کا کوئی سراغ نہیں ملا۔

نیپلز ۹ اکتوبر۔ آج دو ہزار اطالوی فوجی ٹریپولی روانہ ہوگئے۔ لیبیا میں اطالوی افواج کا اجتماع مصر کے لئے جدید خطرات کا باعث بن رہا ہے گذشتہ تین ہفتوں میں اٹلی سے ۱۶ ہزار سپاہی لیبیا بھیجے جا چکے ہیں اور ابھی فوجیں بھیجنے کا سلسلہ جاری ہے۔ مصر بھی اپنی سرحدات پر فوجوں کو جمع کر رہا ہے۔

بغداد ۹ اکتوبر۔ فلسطین میں عرب رہنماؤں کی گرفتاریوں اور جلا وطنیوں سے تمام عربستان میں جوش پھیل گیا ہے۔ حکومت عراق نے برطانوی سفیر مقیم بغداد کو فلسطین میں برطانیہ کی متشددانہ حکمت عملی کے خلاف احتجاجی یادداشت سپرد کی۔ اور اسے ہدایت کی ہے کہ وہ فلسطین کے متعلق حکومت عراق کے رویہ کو برطانیہ پر پوری طرح ظاہر کر دے۔

میرٹھ ۹ اکتوبر۔ نواب محمد اسمٰعیل خان صدر مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے حافظ محمد ابراہیم کے مقابلہ میں مسلم لیگ کے امیدوار کا اعلان کر دیا ہے۔ اس حلقہ سے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مولوی عبدالسمیع انتخاب لڑیں گے۔

الہ آباد ۱۰ اکتوبر۔ کل پنڈت جواہر لال نہرو یہاں سے دہلی روانہ ہوگئے۔ وہاں سے وہ گڑھ دیولی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے عازم پنجاب ہوئے۔ ۱۳ اکتوبر کو وہ لاہور میں دہلی دروازہ کے باہر ایک جلسہ میں تقریر کریں گے۔

شملہ ۹ اکتوبر۔ سر ہنری کریک آج بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچے اور گورنمنٹ ہند کی ہوم ممبر شپ کا چارج لے لیا۔ کراچی اور لاہور میں دو دو روز قیام کرنے کے بعد وہ ۱۳ اکتوبر کو دہلی پہنچیں گے۔

بنوں ۹ اکتوبر۔ حکومت سرحد نے آنریری سب ججوں سے تمام اختیارات واپس لے لئے ہیں۔ جو مقدمات ان کی عدالتوں میں زیر سماعت تھے۔ انہیں باقاعدہ عدالتوں کے سپرد کیا جا رہا ہے

کوئٹہ ۱۰ اکتوبر۔ کل پھر کوئٹہ میں زلزلے کا ایک جھٹکا محسوس ہوا۔ جو پانچ سیکنڈ تک جاری رہا۔ کسی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں اس مطلب کا ایک ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔ کہ چین پر جارحانہ کارروائی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر جاپانی مال کا بائیکاٹ کیا جائے

کلکتہ ۹ اکتوبر۔ "امرت بازار پتر کا" کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایس سی چیٹر جی ایڈووکیٹ کٹک کے تقرر پر گورنر اڑیسہ اور وزیر اعظم اڑیسہ میں اختلافات پیدا ہوگئے۔ وزیر اعظم کو اس اہم تقرر کا علم صرف اخبارات سے ہوا چنانچہ انہوں نے حکومت سے شکایت کی کہ حکومت کو وزراء سے ضرور مشورہ لینا چاہیئے تھا۔ اس پر گورنر نے جواب دیا کہ اس معاملہ کا تعلق براہ راست گورنر جنرل سے ہے۔ لہٰذا کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ کہ کابینہ سے مشورہ کیا جاتا

لنڈن ۹ اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی کے جنگی بیڑے نے متواتر تین ہفتے کی کوشش کے بعد تجارتی جہازوں پر حملہ کرنے والی آبدوز کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس آبدوز نے بحیرہ روم اور آبنائے باسفورس میں متعدد جہازوں پر حملے کئے تھے آبدوز میں ۳۲ اشخاص تھے۔ ان سب کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان میں زیادہ تعداد اطالوی باشندوں کی ہے

شنگھائی ۹ اکتوبر۔ اگرچہ جاپان اپنے محاذ کے بائیں حصہ پر پیشقدمی کرنے کے ناقابل ہے۔ مگر دائیں جانب آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے چینیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے جاپانی مقامات پر زبردست گولہ باری کی۔ بارود کے ڈپو کو اڑا دیا۔ اور ینگسی کے ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا

امرتسر ۹ اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے۔ اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

کلکتہ ۹ اکتوبر۔ آج کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ لنڈن ایک روپیہ = ۱ شلنگ ۶ $\frac{2}{3}$ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپیہ = ۱۱۰۵ فرانک نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۸ روپے ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر = ۸۳ $\frac{5}{8}$ روپے شنگھائی ۱۰۰ ڈالر = ۸۱ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر = ۱۵۶ روپے ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ $\frac{1}{2}$ روپیہ جاوا ۱۰۰ روپیہ = ۶۷ گلڈر برلن ۱۰۰ روپے = ۹۱ $\frac{1}{2}$ مارک

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۹ اکتوبر ڈاکوؤں کے ایک گروہ کا جو شہر ٹانک سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک گودام میں ڈاکہ ڈالنے کی غرض سے آیا تھا۔ سرحد کی پولیس اور فوج سے مقابلہ ہوا۔ ۴۰۰ کے قریب گولیاں چلائی گئیں۔ جس سے ڈاکو فرار ہوگئے۔

فینسی ریشمی لونگی رنگ نہایت اعلیٰ بہترین ڈیزائن سوت تار ثابت کرنے والے کو ۱۰۰ روپیہ انعام نمونہ کا ۹ گز کا تھان عہ محصولڈاک ۸ کل ہے

فینسی ریشمی ساڑھی نہایت عمدہ ڈیزائن بہترین رنگ گل باڈر چلنے میں پائیدار قیمت صرف ۳ روپے محصولڈاک ۴ کل ہے۔ ملنے کا پتہ (حوالہ اخبار دیں)

مینیجر افغان سیلابینگ کمپنی لدھیانہ پنجاب

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔